الایام: مجلس برائے تحقیق اسلامی تاریخ وثقافت، کراچی جلد:٣، شمارہ:٢، جولائی-دسمبر٢٠١٢ء

مطبوعات جدیدہ

(نئی کتابوں کا مختصر تعارف)

محمد سہیل شفیق

١-سیرت کا ایک معطر جھونکا، مؤلف: ڈاکٹر یحییٰ بن ابراہیم یحییٰ، مترجم: خدا بخش کلیار ایڈووکیٹ، ٢٠١٢ء، لاہور: الفیصل ناشران وتاجرانِ کتب، صفحات: ١٢٤، قیمت: ١٥٠

پیش نظر کتاب ڈاکٹر یحییٰ بن ابراہیم یحییٰ کی ایک مختصر کتاب **نفحة عبير من سيرة البشير النذير** کا اردو ترجمہ ہے۔ کتاب کے مصنف ڈاکٹر یحییٰ ١٣٧٦ھ میں سعودی عرب کے شہر بریدہ میں پیدا ہوئے۔ انھیں سیرت النبویہ میں تخصص حاصل ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ پر ان کی ایک کتاب **مدخل لفهم سيرت** بھی ہے۔

پیش نظر کتاب میں مصنف نے رسول اللہ ﷺ کی سیرت مطہرہ کے حوالے سے انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اختصار اور جامعیت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ کتاب میں فاضل مصنف نے جس چیز کو نمایاں کیا ہے وہ اتباعِ رسول ﷺ ہے۔ کتاب کا اسلوبِ بیان خطیبانہ ہے۔ فاضل مصنف نے بیانیہ انداز اختیار کرنے کے بجائے قاری سے براہِ راست مخاطب ہونے کو ترجیح دی ہے۔

کتاب کا اردو ترجمہ رائے خدا بخش کلیار ایڈوکیٹ نے کیا ہے۔ جو اس سے پہلے بھی عربی کی کئی کتابوں کو اردو میں منتقل کر چکے ہیں۔ کتاب ہذا کا ترجمہ رواں، عام فہم اور بامحاورہ ہے۔

۲۔عہد رسالت میں اسلام اور نصرانیت کے تعلقات، ڈاکٹر فاروق حمادہ، مترجم: محمد آصف نسیم، ۲۰۱۲ء، لاہور: کتاب سرائے، صفحات: ۲۵۱، قیمت: ۲۰۰
ملنے کا پتہ: فضلی بک سپر مارکیٹ، اردو بازار، کراچی۔

پیش نظر کتاب، عالمِ عرب کے محقق اور جامعہ محمد الخامس رباط (مراکش) کے شعبہ علوم الاسنہ بکلیة الآداب و علوم الانسانیة کے استاد پروفیسر ڈاکٹر فاروق حمادہ کے رشحاتِ قلم کا نتیجہ ہے۔ انھوں نے عہد رسالت مآب ﷺ کے آئینہ خانہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے باہمی تعلقات کا ایک عکس اور پرتو موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں ارباب فکر و دانش کے سامنے پیش کیا ہے۔

عالم اسلام کے مسیحیت کے ساتھ تعلقات و روابط کی تفاصیل کو حسبِ ذیل چار ابواب اور ایک خاتمے پر تقسیم کیا گیا ہے: باب اول: مکاتیب اور سفراء، باب دوم: وفود، باب سوم: غزوات و سرایا، باب چہارم: معاہدات اور صلح نامے۔ خاتمہ کے عنوان کے تحت مذکورۃ الصدر ابواب کا خلاصہ اور نچوڑ بیان کرتے ہوئے عہد نبوی میں مسیحیت کے ساتھ تعلقات و روابط کے اثرات و نتائج سے بحث کی گئی ہے۔ کتاب کا اردو ترجمہ مولانا ابوزلفہ محمد آصف نسیم صاحب نے سلیس، شستہ اور رواں اسلوب میں کیا ہے۔

❁

۳۔یوم الغضب، عبدالرحمٰن سفر الحوالی، مترجم: رضی الدین سید، ۲۰۱۲ء، کراچی: راحیل پبلی کیشنز، صفحات: ۱۹۲، قیمت: ۲۲۵
برائے رابطہ: ۲۶۔اسٹریٹ، نیلم کالونی، کلفٹن، کراچی۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن سفر الحوالی معروف سعودی مفکر ہیں۔ اسرائیل کے موضوع پر کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ حق بیان کرنے کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتوں کا بھی سامنا کر چکے ہیں۔ پیش نظر کتاب ان کی انگریزی کتاب The Day of Wrath کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں انہوں نے خود یہودیوں کی مذہبی کتابوں سے وہ مواد نکال کر اکٹھا کر دیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ان پر پھٹکار برسائی اور مستقبل میں انہیں ایک بڑی ہولناک سزا کا سامنا کرنے کی پیشین گوئی کی ہے۔ ڈاکٹر الحوالی نے عہد نامہ قدیم کی تمام کتابوں کو پوری طرح کھنگالا ہے اور یہودیوں کے مزاج، کردار، تباہی اور من گھڑت فخر و مباہات وغیرہ کے

معاملات میں جگہ جگہ متعلقہ اہم آیات پیش کی ہیں جن کے باعث حقیقت حال کی ایک بہت صحیح تصویر قارئین کے سامنے آجاتی ہے۔

مذکورہ کتاب کا اردو ترجمہ اردو اور انگریزی کے معروف کالم نگار جناب رضی الدین سید نے کیا ہے جو نیشنل اکیڈمی آف اسلامک ریسرچ کے ڈائرکٹر ہیں اور ایک عرصے سے اپنی علمی وتحقیقی توانائیاں زیادہ تر یہود ونصاریٰ کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا پتہ لگانے، ان کو بے نقاب کرنے اور ان کی روک تھام کی تدابیر سرانجام دینے پر صرف کر رہے ہیں۔ کتاب میں جہاں جہاں حوالوں کی کمی تھی یا مصنف کی باتوں کی مزید وضاحت درکار تھی، مترجم نے حواشی اور کتاب کے آخر میں مختلف ضمیموں کے ذریعے اسے بھی پورا کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ مصنف کا مقصود و مدعا بالکل واضح انداز میں قارئین کے سامنے آجائے اور حوالہ جات کے ساتھ ہر بات مستند بن جائے۔

❀

۴۔المعارف، ابن قتیبہ الدینوری، مترجم: پروفیسر علی محسن صدیقی، نظر ثانی وتہذیب: ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر، ۲۰۱۲ء، کراچی: قرطاس، صفحات ۶۲۳، قیمت: ۷۰۰
برائے رابطہ: ۰۳۲۱-۳۸۹۹۹۰۹

عباسی عہد کے مشہور ادیب اور انشاء پرداز ابن قتیبہ الدینوری (۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء۔ ۲۷۶ھ/ ۸۸۹ء) نے مختلف علوم پر ۳۷ کے قریب کتب تحریر کیں جن میں سے چند ہی زمانہ کی دست برد سے محفوظ رہ سکیں۔ ابن قتیبہ کا شمار عربی زبان وادب کے ممتاز فضلاء میں ہوتا ہے۔ ان کی تصانیف میں پیش نظر کتاب ''المعارف'' کو بڑی شہرت حاصل ہوئی۔ مذکورہ کتاب تاریخ اسلام کے وسیع پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے مثلاً تخلیق کائنات وتذکرہ انبیاء، انساب عرب، سیرت رسول اللہ ﷺ، تذکرۂ صحابہ، تذکرہ خلفاء، حامیان و باغیان حکومت، تابعین وتبع تابعین، ارباب فضل وکمال، نادر اور متفرق دلچسپ معلومات اور بادشاہوں کا تذکرہ۔ یعنی المعارف مختلف معلومات کا خزینہ ہے جسے اس عہد کی مجلسی ضرورت کے تحت قلمبند کیا گیا۔

''المعارف'' کا اولین مکمل اردو ترجمہ معروف مورخ ومحقق، عربی زبان وادب کے ماہر اور شعبہ اسلامی تاریخ کے استاد پروفیسر علی محسن صدیقی (م: ۲۰۱۲ء) نے کیا تھا۔ پہلی بار یہ کتاب ۱۹۹۹ء میں شائع ہوئی۔ ہمارے پیشِ نظر ''نقشِ ثانی'' ہے جو بوجوہ ''نقشِ اول'' سے بہت بہتر ہے۔ صدیقی صاحب کے

ترجمہ کردہ نسخہ پر نظرِ ثانی، تصحیح متن، اصل نسخہ سے مراجعت اور اضافی حواشی و تعلیقات کا اہتمام ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر صاحبہ نے کیا ہے۔ طبع ثانی میں ثروت عکاشہ کا مقدمہ جو عربی کے ۶۳ صفحات پر محیط ہے اور جس کا ترجمہ صدیقی صاحب نے نہیں کیا تھا اب ترجمہ کے بعد شامل اشاعت ہے۔ قرآنی آیات کے مکمل حوالے دیے گئے ہیں۔ عربی الفاظ کی صحیح قرات کے لیے اب ان پر اعراب بھی لگا دیے گئے ہیں، علاوہ ازیں سینکڑوں عربی اشعار اور متعدد ضرب الامثال (جن کا پہلے صرف اردو ترجمہ دیا گیا تھا) بزبان عربی شامل کیے گئے ہیں۔

المعارف کا ترجمہ اردو ادبیات اور تاریخ اسلام کے ذخائر میں ایک اہم اضافہ ہے۔

❁

۵۔ دمشق کے غلایینی علماء، عبدالحق انصاری، ۲۰۱۱ء، چکوال: بہاء الدین زکریا لائبریری،
صفحات: ۱۲۰، قیمت: ندارد
برائے رابطہ: بہاء الدین زکریا لائبریری، چھونبی، چوآسیدن شاہ، چکوال، پوسٹ کوڈ: ۴۸۳۲۱

شہرِ دمشق، صحابہ کرام، اولیائے عظام کے مسکن و مدفن اور اسلامی تہذیب و ثقافت اور علمی و روحانی مرکز کی حیثیت سے اسلامی تاریخ میں مشہور و معروف ہے۔ اس شہر میں چودھویں صدی ہجری میں جو خاندان علم و فضل میں نمایاں ہوئے ان میں ''غلایینی'' گھرانہ بھی قابل ذکر ہے۔ پیش نظر کتاب میں اس کے اہم علماء و مشائخ شیخ ابراہیم غلایینی، شیخ محمد بدرالدین غلایینی، شیخ احمد غلایینی، شیخ محمود سعدالدین غلایینی اور شیخ عبداللہ غلایینی کا تعارف، نیز اسلامیانِ پاک و ہند سے ان کے روابط و تعلق کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ نیز غلایینی علماء کے اساتذہ، خلفاء اور تلامذہ کے ضمن میں ۵۰ سے زائد دیگر علماء کے حالات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

غلایینی خاندان کے جد اعلیٰ شیخ ابراہیم بن محمد خیر، شام کے تاریخی شہر حلب سے ہجرت کر کے دمشق آئے۔ جب کہ سلسلہ نسب عارف باللہ و صوفیہ کے سلسلہ قادریہ کے سرتاج سیدنا شیخ عبدالقادر بن موسیٰ جیلانی بغدادیؒ (م:۵۶۱ھ) سے جا ملتا ہے لیکن اجداد کے پیشہ کی مناسبت سے یہ گھرانہ الغلایینی کے نام سے مشہور ہوا۔ شیخ ابراہیم کے والد محمد خیر کی شہر میں کپڑے کی دکان تھی۔

کتابِ ہٰذا کے مولف جناب عبدالحق انصاری ہیں۔ جنہوں نے عربی و اردو کتب، اخبارات و رسائل، عربی وثائق اور عربی مخطوطات سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ کتاب گومختصر ہے لیکن اپنے موضوع پر کفایت کرتی ہے۔ مولف کی عرق ریزی قابلِ داد ہے۔

٦۔علامہ اقبال: مسائل و مباحث، مرتب: ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ۲۰۱۲ء، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، صفحات: ۳۷٦، قیمت: ٤۰۰
ملنے کا پتہ: ۱۱٦، میکلوڈ روڈ، لاہور۔فون نمبر: ۳۷۳۵۷۲۱٤

پیش نظر کتاب علامہ اقبال کے فکر و فن پر ڈاکٹر سید عبداللہ کے مقالات و مضامین کا مجموعہ ہے، جسے ماہرِ اقبالیات ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے مرتب کیا ہے۔ڈاکٹر سید عبداللہ اردو زبان و ادب کے نامور محقق، نقاد، ادیب اور اقبال شناس تھے۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی لکھتے ہیں:

''ڈاکٹر سید عبداللہ نے فکرِ اقبال کو نہ صرف قرطاس و قلم کے ذریعے اجاگر کیا، بلکہ ایک طویل عرصے تک وہ اپنے عالمانہ اور دل نشیں لیکچروں کے ذریعے، تعلیماتِ اقبال کو اپنے سینکڑوں اور ہزاروں طلبہ و طالبات کے دل و دماغ میں اتارتے اور انھیں اقبال آشنا کرتے رہے۔انھوں نے اقبال کے فکر و فلسفے اور شاعری پر صرف مضامین اور کتابیں ہی نہیں لکھیں، اقبالیاتی کانفرنسوں اور جلسوں کا اہتمام بھی کیا، اقبال پر تقریریں کیں، اقبال میموریل لیکچر دیے، اقبالیاتی نصاب مرتب کر کے فکر و شعرِ اقبال کو جامعاتی سطح پر تدریسِ اردو اور تدریسِ فارسی کا حصہ بنایا۔انہوں نے خود بھی سالہا سال تک ایم اے اردو، جماعتوں کو اقبالیات کا درس دیا۔طلبہ و طالبات سے بعض اقبالیاتی موضوعات پر تحقیقی مقالات تیار و رقم کرائے۔ جب کبھی اور جہاں کہیں اقبال پر کوئی اعتراض وارد ہوا، سیّد صاحب نے اپنے مخصوص دھیمے لہجے میں بڑی حکمت کے ساتھ محکم اور قوی دلائل کے ذریعے ان اعتراضات کو رفع کر دیا۔غرض پایانِ عمر وہ اقبالیات کے علم بردار کے طور پر ایک شارح اور مبلغ و مفسر کا کردار ادا کرتے رہے۔''

اقبالیات پر ڈاکٹر سید عبداللہ کی آٹھ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔پیشِ نظر کتاب میں ڈاکٹر سید عبداللہ کے ایسے اقبالیاتی مقالات و مضامین، مکاتیب، دیباچوں، تبصروں، مصاحبوں اور متفرقات کو یکجا کیا گیا ہے جو ان کی دیگر کتابوں میں شامل نہیں ہیں۔اس طرح یہ کتاب ذخیرۂ اقبالیات میں ایک اہم اضافہ ہے۔

۷۔ تحقیق و تدوین۔ مسائل اور مباحث، پروفیسر حنیف نقوی، ۲۰۱۲ء، ملتان: بیکن بکس،
صفحات: ۲۷۲، قیمت: ۳۸۰
ملنے کا پتہ: بیکن بکس، ملتان۔ لاہور، ۳۷۳۲۰۳۰-۰۴۲، ۰۶۱-۶۵۲۰۷۹۱

تحقیق و تدوین کے مسائل اور نظری مباحث سے متعلق انگریزی زبان میں تو کثیر تعداد میں معیاری کتب موجود ہیں، لیکن اس حوالے سے اردو زبان میں لکھی گئی معیاری کتابوں کی تعداد بہت کم ہے۔ پیش نظر کتاب پروفیسر ڈاکٹر سید حنیف احمد نقوی (سابق صدر شعبۂ اردو، بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی، انڈیا) کے تحقیق و تدوین سے متعلق چودہ مقالات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ۲۰۱۰ء میں انڈیا سے شائع ہو چکی ہے۔ یہ تمام مقالات مطبوعہ ہیں اور ۱۹۷۵ء سے ۲۰۰۸ء تک کے عرصے میں ہندوستان کے موقر جرائد میں شائع ہو کر دادِ تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ تینتیس برسوں کو محیط یہ مقالات نقوی صاحب کی دقتِ نظری اور وسعتِ مطالعہ کے مظہر ہیں۔ ڈاکٹر نقوی چودہ سے زائد کتابوں کے مصنف و مرتب ہیں۔ غالبیات کی تحقیق میں انھیں تخصص کا درجہ حاصل ہے۔ کلاسیکی ادبی تحقیق پر استناد کا درجہ رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر نقوی تحقیق کے آداب اور اصولوں سے کماحقہ واقفیت بھی رکھتے ہیں اور ذہنی وابستگی بھی۔ آپ کے نزدیک تحقیق جزوقتی نہیں بلکہ کل وقتی مشغلہ ہے۔

کتاب میں شامل تمام مقالات اپنی نوعیت کے حوالے سے اہم اور تحقیق کی عمدہ مثالیں ہیں۔ پہلے موضوع سے متعلق تحقیق اور تدوین کے اصول، قواعد اور مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے پھر ان کے سمجھانے کے لیے متعدد مثالیں آسان انداز میں پیش کی گئی ہیں تاکہ ادب کا نوآموز قاری بھی ان مسائل اور مباحث کو بآسانی سمجھ سکے۔ ایسے نکات پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے جنھیں مدِّنظر رکھے بغیر نہ تو تحقیق کے مراحل پورے اعتماد کے ساتھ طے کیے جاسکتے ہیں اور نہ تدوین کا حق بہ طریقِ احسن ادا کیا جاسکتا ہے۔ کتاب کا آخری مقالہ "جامعاتی تحقیق۔ مراحل اور طریقِ کار" سندی تحقیق (ایم۔فل، پی ایچ۔ڈی) کے لیے کام کرنے والے طلبہ اور طالبات کے لیے لکھا گیا ہے۔ جس میں بڑے سہل انداز میں موضوع کے انتخاب سے مقالے کی تسوید تک کے مراحل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ نوجوان اسکالرز کے لیے کتاب کا یہ باب بالخصوص اہمیت کا حامل ہے۔

کتاب کا پیش لفظ نوجوان محقق اور استاد ڈاکٹر ابرار عبدالسلام (صدر شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج

سول لائنز ملتان) نے لکھا ہے اور بہت عمدگی اور جامعیت سے کتاب اور صاحبِ کتاب کا تعارف پیش کیا ہے۔

۸۔ظفر علی خان..... خطوط و خیوط، ڈاکٹر زاہد منیر عامر، ۲۰۱۲ء، لاہور: مسند ظفر علی خان، جامعہ پنجاب، صفحات: ۲۶۳، قیمت: ۲۰۰
برائے رابطہ: ۹۹۲۳۰۲۲۶_۴۲_۰۰۹۲

مولانا ظفر علی خان ہماری قومی تاریخ کی ایک ناقابل فراموش شخصیت ہیں۔ ادب، صحافت، سیاست، شاعری اور ترجمہ نگاری میں ان کی خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ انھوں نے اپنے اخبار 'زمیندار' کے ذریعے برطانوی استعمار کے خلاف بھرپور جدوجہد کی۔ پیش نظر کتاب میں مولانا کے خطوط سے ان کی شخصیت کے خیوط دریافت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ظفریات کے باب میں جہاں یہ کوشش پہلی بار کی گئی ہے، وہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس مطالعے کی بنیاد بننے والے خطوط غیر مطبوعہ ہیں اور صورتِ موجودہ میں پہلی بار علمی دنیا کے سامنے آرہے ہیں۔

یہ کتاب ڈاکٹر زاہد منیر عامر کی گزشتہ ربع صدی پر پھیلی ہوئی تلاش و محنت اور مولانا کی شخصیت و افکار سے فکری و قلبی لگاؤ کا ثمر ہے۔ حواشی نہایت محنت سے لکھے گئے ہیں۔ کتابیات سے مصنف کی محنت شاقہ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

کتاب درجِ ذیل ابواب میں منقسم ہے: تثلیث فی التوحید کا ایک نمونہ، خانگی زندگی پر کچھ روشنی، عہد شباب کے چند نقوش، پاکستان کا درزی، قومی کارنامے کس طرح انجام پاتے ہیں؟، شہید گنج کا غم، کیا مولانا ظفر علی خان واقعی خط نہیں لکھتے تھے؟، محفل اناث میں۔ آخر میں کتاب کے مندرجات کا جامع اشاریہ دیا گیا ہے۔ جسے حیدر رضا اور منزہ جبیں نے ترتیب دیا ہے۔

صاحبِ کتاب، ڈاکٹر زاہد منیر عامر 'مسند ظفر علی خان' (پنجاب یونیورسٹی، لاہور) کے صدر نشین ہیں۔ اردو، عربی اور انگریزی میں دو درجن سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں۔ عالم اسلام کی قدیم ترین یونیورسٹی جامعہ ازہر (قاہرہ) میں بھی تدریسی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب، مولانا ظفر علی خان کی شخصیت و افکار سے فکری و قلبی لگاؤ رکھتے ہیں۔ مذکورہ کتاب سے پہلے مولانا کے نادر و نایاب مکاتیب پر مشتمل ایک مجموعہ 'مکاتیب ظفر علی خان' کے نام سے شائع کر کے اہلِ علم سے دادِ تحسین وصول کر چکے ہیں۔

موجودہ کتاب بھی ظفریات کے باب میں ایک اہم اضافہ ہے۔

❁

۹۔ سیرت ایوارڈ یافتہ اردو کتب سیرت، حافظ محمد عارف گھانچی/محمد جنید انور، ۲۰۱۲ء،
کراچی: کتب خانہ سیرت، صفحات: ۱۶۰، قیمت: ندارد
برائے رابطہ: ۰۳۲۱-۲۸۳۴۲۴۹/۰۳۱۳-۴۲۷۱۴۹۴

وزارتِ مذہبی امور، حکومتِ پاکستان کی جانب سے ہر سال بارہ ربیع الاول کے موقع پر منعقد کی جانے والی قومی سیرت کانفرنس کے ضمن میں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر لکھی گئی کتبِ سیرت (بہ زبان اردو) کے مقابلہ کا انعقاد بھی ملکی سطح پر کیا جاتا ہے۔ جن میں پیش کی جانے والی بہترین کتب کو سند امتیاز اور ایوارڈ سے نوازا جاتا ہے۔

پیشِ نظر کتاب انہی ایوارڈ یافتہ کتب سیرت کے مختصر تعارف کے ساتھ پہلی مکمل فہرست (۱۹۸۰ء تا ۲۰۱۰ء) ہے۔ بعض کتابوں کا تعارف نسبتاً مفصل ہے اور چند کا کافی مختصر بلکہ نامکمل تعارفِ مضامین کے سلسلے میں مولفین نے بعض کتابوں کے خوبصورت اقتباس بھی دیے ہیں۔ آخر میں ایک ضمیمہ بھی شامل اشاعت ہے جس میں سن ۲۰۱۱ء اور ۲۰۱۲ء میں سیرت ایوارڈ کے لیے منتخب ہونے والی کتب کی نشاندہی کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں کتاب کے دو اشاریے بھی دیے گئے ہیں۔ پہلے اشاریے میں بلحاظ مصنفین ایوارڈ یافتہ کتب کا اندراج کیا گیا ہے جبکہ دوسرے اشاریہ میں کتاب کے عنوان کے لحاظ سے ایوارڈ یافتہ کتب سیرت کا اندراج کیا گیا ہے۔ کتاب کا مقدمہ معروف سیرت نگار پروفیسر ڈاکٹر مظہر یٰسین صدیقی (انڈیا) نے رقم کیا ہے۔

❁

۱۰۔ اردو افسانے کا سفر (تحقیق و تدوین)، ڈاکٹر اختر ہاشمی، ۲۰۱۲ء، کراچی: رنگِ ادب پبلیکیشنز، صفحات: ۱۴۴، قیمت: ۲۰۰
ملنے کا پتہ: رنگِ ادب پبلی کیشنز، اردو بازار، کراچی۔

پیشِ نظر کتاب شاعر، افسانہ نگار، محقق اور نقاد ڈاکٹر اختر ہاشمی کی ہے۔ اس کتاب میں ڈاکٹر ہاشمی نے اردو کے اولین افسانہ نگار کی بحث پر محققانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے اور اردو افسانے کے سفر میں

(۱۹۰۰ء تا ۲۰۱۲ء)، دوسو افسانہ نگاروں کا تعارف انتہائی اختصار سے کرایا ہے۔ یہ اختصار کسی طرح بھی افسانہ نگاروں کو کفایت نہیں کرتا۔ نہ ہی افسانہ نگاروں کی فہرست زمانی اعتبار سے مرتب کی گئی ہے۔ بہرحال مرتب نے اردو کے وہ ابتدائی دس افسانے بھی شائع کیے ہیں جنھیں باوجوہ پہلا افسانہ قرار دیا جاتا ہے۔ آخر میں معروف افسانہ نگار ڈاکٹر سلیم اختر کا افسانہ ''باہر ہے دم شمشیر کا'' خصوصی طور پر پیش کیا ہے۔ یہ وہ افسانہ ہے جس کا دنیا کی کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اردو کے افسانوی انتخاب کی فہرست (از ابتدا تا حال) بھی شامل کتاب ہے، جس میں ۷۴ افسانوی انتخاب اور ان کے مرتبین کے نام دیئے گئے ہیں۔

❀

۱۱۔ اقبالیاتی مکاتیب بنام رفیع الدین ہاشمی (جلد اول)، ڈاکٹر خالد ندیم، ۲۰۱۲ء، راولپنڈی، الفتح پبلی کیشنز، صفحات: ۲۹۶، قیمت: ۳۶۰
برائے رابطہ: ۰۳۲۳-۶۱۱۲۲۷۹

پیش نظر کتاب ماہرِ اقبالیات ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے نام بیالیس مشاہیر کے ایک سو خطوط پر مشتمل ہے۔ جس کی انفرادیت وخصوصیت یہ ہے کہ یہ اردو کا پہلا ایک موضوعی مجموعۂ مکاتیب ہے، اس مجموعے کے جملہ خطوط کا موضوع ایک ہے یعنی اقبالیات، اور مشاہیر کے ان خطوط کا مکتوب الیہ بھی ایک ہے یعنی ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی۔

ہاشمی صاحب کے نام لکھے گئے یہ خطوط ان کی علمی کاوشوں اور تحقیقی جستجو کے مختلف پہلوؤں، نیز متنوع مباحث ومسائل پر ان کے اسلوبِ تحقیق کو نمایاں کرتے ہیں۔ ان خطوط سے ایک محقق کے مزاجِ تحقیق اور مراحلِ تحقیق پر بھی روشنی پڑتی ہے، مثلاً وہ کن اہلِ علم سے رابطے میں رہے اور ان سے کس طرح کے مسائل پر تبادلۂ خیال کیا۔ گویا ان خطوط سے ایک خاص دور میں اقبالیات کی روایت میں ہونے والی تمام اہم تحقیقات کا ایک خاصا جامع خاکہ ابھر کر سامنے آتا ہے۔ جن مشاہیر کے خطوط اس مجموعہ میں شامل ہیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں: سید ابوالاعلیٰ مودودی، نذیر نیازی، پروفیسر حمید احمد خاں، محمد عبداللہ چغتائی، میاں محمد شفیع، عاشق حسین بٹالوی، ڈاکٹر سید عبداللہ، احمد ندیم قاسمی، بشیر احمد ڈار، ڈاکٹر جاوید اقبال، شیخ اعجاز احمد، جگن ناتھ آزاد، آل احمد سرور، مشفق خواجہ، رشید حسن خاں، ڈاکٹر گیان چند جین، داؤد رہبر، ڈاکٹر سعید اختر درانی، ڈاکٹر معین الدین عقیل، ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی، ملک حق نواز خاں۔

اس مجموعۂ مکاتیب کے مرتب ہاشمی صاحب کے شاگردِ رشید، نوجوان محقق، ادیب اور استاد ڈاکٹر خالد ندیم (شعبۂ اردو، سرگودھا یونیورسٹی) ہیں، جنہوں نے بہت محنت سے ان خطوط کو مرتب کیا ہے۔ حواشی و تعلیقات کے لیے بار ہا لاہور کا سفر کیا، لوگوں سے ملاقاتیں کیں، کتب خانوں کے چکر لگائے، خط کتابت کی، ٹیلی فون کے ذریعہ استفسارات کیے اور مکتوب الیہ (ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی) سے بھی کئی مرتبہ مکالمہ کیا۔ ہاشمی صاحب لکھتے ہیں:

''اگر یہ خطوط میں خود مرتب کرتا تو شاید اس سے بہتر انداز میں نہ کرسکتا۔''

ایک شاگرد کے لیے استاد کے یہ الفاظ کسی سند و اعزاز سے کم نہیں۔ ڈاکٹر خالد ندیم قابلِ مبارکباد ہیں۔

❁

۱۲۔ اقبالؒ اور امیر ملتؒ، محمد صادق قصوری، ۲۰۱۲ء، لاہور: مکتبۂ جمال، صفحات: ۱۵۷، قیمت: ۲۵۰
برائے رابطہ: مرکزی مجلس امیرِ ملت، برج کلاں، ضلع قصور۔ ۱۵۵۰۵۱

امیر ملت سید حافظ جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے نامور شیوخ میں سے تھے۔ سلسلہ عالیہ کے حوالے سے آپ کی شہرت عرب و عجم میں پھیلی اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ آپ کے حلقہ ارادت و بیعت میں داخل ہوئے۔ جامع معقول و منقول، عالم باعمل، مفسر اور محدث تھے۔ تحریکِ پاکستان کے اکابرین میں سے تھے۔ پیشِ نظر کتاب امیر ملت کے ساتھ شاعر مشرق حکیم الامت علامہ اقبال کی قلبی وابستگی، نیاز مندی، ارادت اور باہمی روابط کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ آخر کے ۲۸ صفحات قضیۂ مہاراجہ کرشن پرشاد شادؔ (جس کا تعلق امیر ملت، علامہ اقبال اور مہاراجہ کرشن پرشاد سے ہے) کے متعلق ہیں۔

صاحبِ کتاب محمد صادق قصوری، مرکزی مجلس امیر ملت کے بانی و ناظم ہیں۔

❁

۱۳۔ مراسلت: مشفق خواجہ۔ صدیق جاوید، مرتبہ: ڈاکٹر صدیق جاوید، ۲۰۱۱ء، لاہور: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، صفحات: ۴۹۴، قیمت: ۴۰۰
ملنے کا پتہ: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، ۲۵۔ سی، لوئر مال، لاہور۔

مکتوب نگاری مشفق خواجہ مرحوم کی زندگی کا ایک باقاعدہ اور مستقل شعبہ تھا۔ خواجہ صاحب کے خطوط اور مکاتیب سے ترتیب پانے والے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ خواجہ صاحب نے اپنے ہر مکتوب الیہ کا فائل کھولا ہوا تھا جس میں وہ اپنے ہر خط کی نقل اور مکتوب الیہ کا خط محفوظ کر لیتے تھے۔ پیش نظر کتاب مشفق خواجہ اور ڈاکٹر صدیق جاوید کی باہمی مراسلت پر محیط ہے جسے خود ڈاکٹر صدیق جاوید نے مرتب کیا ہے۔ ان خطوط سے جہاں مشفق خواجہ اور ڈاکٹر صدیق جاوید کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے، زندگی کے باب میں مختلف رویوں، طرزِ فکر اور عمل و ردِ عمل کا اظہار ہوتا ہے وہیں ان خطوط میں معاشرت، سیاست اور تعلیم کے دیوالیہ کا نوحہ اور دوستوں کی بے وفائی کا تذکرہ بھی ہے۔ ڈاکٹر صدیق جاوید لکھتے ہیں:

> ’’مجھے احساس ہے کہ پیشِ نظر کتاب کے بعض مندرجات چند لوگوں کو تلخ، ترش اور کسیلے محسوس ہوں گے۔ واقعہ یہ ہے کہ زیر مطالعہ مراسلت اشاعت کی غرض سے قلمبند نہیں ہوئی تھی۔ میری کڑواہٹ کا Source مروج منفی ادبی رویے اور ان کے مختلف پہلوؤں اور طریقوں سے اس کا اظہار ہے۔ عصری ادب میں گمراہ کن تبصروں، دیباچوں، فلیپس، توصیف و تعریف اور مدح پر مبنی جانبدارانہ تنقید نے تصنیف، تالیف اور تحقیق کے علاوہ تعلیم و تدریس پر بڑے منفی اثرات چھوڑے ہیں۔ وہ غالبؔ تھا جو شعروں کے انتخاب سے رسوا ہوتا تھا۔ اب شعر و ادب کو سوسائٹی میں بلا استحقاق ممتاز ہونے اور شہرت پانے، زر پرستی اور جاہ طلبی کا ذریعہ بنانے کے لیے کام میں لایا جاتا ہے۔‘‘

❁

۱۴۔ **تحقیقاتِ حدیث۔۴**، **سید عزیز الرحمٰن**، جنوری ۲۰۱۲ء، بہاول پور: زاویۂ علم و تحقیق، جامعہ خیر العلوم، صفحات: ۲۷۲، قیمت: ۲۰۰
برائے رابطہ: ۰۶۲-۲۲۶۱۰۱۸

ہمارے پیش نظر حدیث اور علومِ حدیث پر مشتمل علمی و تحقیقی مجلّہ ’تحقیقاتِ حدیث‘ کا چوتھا شمارہ ہے۔ درجِ ذیل مضامین شامل اشاعت ہیں: علمِ حدیث کی تاریخی حیثیت/ ڈاکٹر محمود احمد غازی، صحت احادیث۔ جوزف شاخت کی ’’دلیل سکوت‘‘ کا تنقیدی جائزہ/ ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری، ترجمہ: محمد سہیل عمر، امثال بخاری اور اخلاقیات/ محمد کریم خان، شیخ علی بن حسام الدین متقی ہندی اور کنز العمال/ شگفتہ پروین، مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد منیری اور علم حدیث/ محمد تنزیل الصدیقی الحسینی، اردو میں اربعینات/ محمد عالم مختار حق۔

ایک نیا سلسلہ 'فتاویٰ حدیثیہ' کے عنوان سے شروع کیا گیا ہے۔ اس عنوان کے تحت مولانا محمد احمد رضا روایات حدیث کے حوالے سے مختلف استفتا کے جواب دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں قاموس الحدیث/سید فضل الرحمٰن اور تبصرہ کتب بعنوان ایوانِ کتب مستقل سلسلے ہیں۔

ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن ''کتب حدیث کے مظلوم ابواب'' کے عنوان سے لکھتے ہیں:

''عام کتب حدیث میں جو صحیح، جامع یا سنن کے اسالیب میں مرتب کی گئی ہیں۔ بعض ابواب ایسے ہیں، جنہیں نہ تو ہماری تدریس میں اہمیت حاصل ہے نہ عام روزمرہ کی زندگی میں۔ مثلاً کتاب الرقاق، فتن، البر والصلہ کے ابواب، الزہد وغیرہ۔ یہ کتب ہمارے مدارس کے تدریسی تسلسل میں جب بہ طور سبق ہمارے سامنے آتی ہیں تو اس وقت ان پر توجہ کے لیے درکار وقت ہی ہمارے پاس موجود نہیں ہوتا، یوں ان ابواب کو وہ توجہ حاصل نہیں ہو پاتی، جس کے وہ صحیح معنیٰ میں حق دار ہیں۔۔۔۔ حدیث کے حوالے سے آج ایسے حلقہ ہائے دروس کی تشکیل ناگزیر ہے، جہاں عباوات کے ساتھ ساتھ معاملات، آداب اور اخلاق سے تعلق رکھنے والی احادیث مبارکہ کو بھی سہل و آسان انداز میں بیان کیا جائے، اور آج ہماری دنیاوی زندگی میں رواج پانے والی خرابیوں اور مسائل حیات کو ان کی روشنی میں حل کرنے کی سعی کی جائے، نیز ایسے حلقوں اور دروس کو فقہی، مسلکی، کلامی اور دیگر اختلافی امور سے ماورا ہو کر منظم کیا جائے۔''

۱۵۔ سہ ماہی **التفسیر** (شخصیات نمبر)، شمارہ نمبر ۱۸۔۱۹، اپریل تا ستمبر ۲۰۱۱ء، کراچی: مجلس التفسیر، صفحات: ۶۰۸، قیمت: ۳۰۰

برائے رابطہ: ۰۳۰۰۔۲۲۳۶۵۵۸، drshakilauj@yahoo.com

پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج (رئیس کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی) کی زیرِ ادارت شائع ہونے والا علمی، فکری و تحقیقی مجلہ سہ ماہی ''التفسیر'' کا خصوصی شمارہ 'شخصیات نمبر' ہمارے پیش نظر ہے۔ اس شمارے میں بلا کسی تفریق (مذہبی و سیاسی) درجِ ذیل علمی وفکری شخصیات پر مقالات و مضامین شامل ہیں: امام ابوحنیفہ بحیثیت امام اعظم فی الحدیث، امام الحرمین الجوینی الشافعی کی علمی وفکری خدمات (مسلم مفکرین اور مستشرقین کی آراء کے تناظر میں)، قاضی بدرالدولہ، حیاتِ سرسید، خواجہ غلام فرید آف کوٹ مٹھن شریف

کے منتخب علمی آثار، اقبال کا علمِ کلام اور اس کی نوعیت، مولانا عبیداللہ سندھی، مولانا عبدالرؤف دانا پوری بطور سیرت نگار، ڈاکٹر محمد رفیع الدین، سید ابوالاعلیٰ مودودی (سیاسی اور نظریاتی کردار)، مولانا مفتی محمود کی تفسیری خدمات، علامہ محمد حسین طباطبائی (صاحب تفسیر المیزان)، مولانا سعید احمد اکبر آبادی کے تعلیمی افکار، علامہ سید احمد سعید کاظمی، علامہ محمد اسد (Leopold Wesis)، جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری، مولانا ابوالحسن علی ندوی، تاریخ، تدوین، اصول حدیث اور مولانا عبدالرشید نعمانی، ڈاکٹر محمد حمیداللہ، مولانا گوہر رحمان، مولانا شاہ احمد نورانی، صوفی عبدالحمید سواتی، ڈاکٹر اسرار احمد، پروفیسر علی محسن صدیقی، جبکہ انگریزی میں درجِ ذیل دو مقالات شامل ہیں:

1. An approach to study Dr. Fazl-ur-Rahman's works
2. Concept of Allama Iqbal's philosophy and influence of modern Bengali Literature

۱۶۔ ماہنامہ مسیحائی (مجاہد اعظم ﷺ نمبر)، احمد خیر الدین انصاری، اگست رستمبر ۲۰۱۲ء، کراچی: بی ۱۹۷، بلاک اے، شارع بابر، نارتھ ناظم آباد، صفحات: ۵۵۶، قیمت: ۴۵۰
برائے رابطہ: ۰۳۳۲-۳۵۶۹۹۱۳

سیرتِ طیبہ کی متنوع جہات ہیں، جن میں سے ایک آپ کی جہادی اور عسکری زندگی سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ کی عسکری زندگی کی قائدانہ صلاحیتوں پر گزشتہ چودہ سو برسوں میں بہت کچھ لکھا گیا، اور لکھا جاتا رہے گا۔ ہمارے پیش نظر ماہنامہ مسیحائی کا خصوصی شمارہ 'مجاہدِ اعظم ﷺ نمبر' ہے۔ مدیرِ اعلیٰ مخدوم زادہ احمد خیر الدین انصاری ہیں۔ ۳۸ مضامین شامل اشاعت ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں:

اسلامی جہاد رڈاکٹر محمد حمیداللہ، انسانیت کے محسن اعظم ﷺ رمولانا ابوالحسن علی ندوی، پرچم اسلام کی تاریخ رشاہ مصباح الدین شکیل، رسول اللہ ﷺ بحیثیت سپہ سالار رمیجر جنرل محمد اکبر خان، مجاہد اعظم ﷺ میدان غزوات میں رسید عزیز الرحمٰن، فتح مکہ: فتوحات کی عالمی تاریخ میں رڈاکٹر حافظ محمد ثانی، الدفاع فی الاسلام رڈاکٹر سلمان شاہجہان پوری، مجاہد اعظم ﷺ کا طریق انقلاب رڈاکٹر اسرار احمد، مجاہد اعظم ﷺ غزوہ خیبر میں رمحمد ابراہیم فیضی، غزوات میں حضور ﷺ کی حکمت عملی اور بصیرت رجہاں آرا لطفی۔

اکثر مضامین پہلے سے طبع شدہ ہیں چند ایک نئے ہیں۔

۱۷۔لوح بھی تو، قلم بھی تو، سعید اکرم، مئی ۲۰۱۲ء، لاہور: دارالنوادر، صفحات: ۱۵۸، قیمت: ۲۰۰

پیش نظر نعتیہ مجموعہ سعید اکرم کا ہے۔ جناب سعید اکرم نے ان قرآنی آیات کے منظوم ترجمے کیے ہیں، جن میں رب اللعالمین نے رحمت اللعالمین علیہ سے خطاب کیا ہے یا آپ کی ثنا کی ہے۔ کتاب کے اس حصے کا آغاز ''عرضداشت'' کے عنوان سے سورہ فاتحہ کے ترجمے سے اور خاتمہ ''دعائے خیر'' کے عنوان سے درود شریف کے ترجمے پر ہوتا ہے۔ یہ ترجمے آزاد نظم کی ہیئت میں ہیں۔

پہلے حصے میں ''غرورِ شوق کا دفتر'' کے عنوان سے نعتیہ نظمیں ہیں، دوسرے حصے میں ''شہادت جبرائیل'' کے عنوان سے قرآنی آیات کے منظوم ترجمے ہیں۔

ڈاکٹر خالد ندیم لکھتے ہیں:

''یہ نعتیہ مجموعہ محبوب خدا علیہ سے سعید اکرم کی غیر مشروط اور لازوال عقیدت و محبت کا آئینہ دار ہے۔ نبی کریم علیہ سے دل بستگی اور دیارِ حبیب سے وابستگی ان کے لیے سرمایۂ حیات ہے۔ انھوں نے نعت کے روپ میں مجلس نبوی کے کتنے ہی روشن واقعات کو تلمیحاً نظم بند کردیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ قرآن کے تصورِ نعت کو اجاگر کرنے کے لیے مدحتِ حبیب میں نازل ہونے والی آیات کا منظوم ترجمہ بھی پیش کیا ہے۔''

رہتا ہے اندھیروں کے تعاقب میں ہمیشہ
کیا مہرِ درخشاں ترا کردار ہے آقا
ابوذرؓ، بلالؓ اور سلمانؓ جیسا
کوئی زندگی کا قرینہ عطا کر

جھلملاتا ہو نظر میں اسمِ احمد کا چراغ
روزِ روشن یوں سپردِ شام ہونا چاہیے
معجزے سے کم نہیں ذکرِ محمد مصطفےٰ

راحتِ جاں، راحت قلب و نظر نعتِ رسول

۱۸۔امیدِ طیبہ رسی،عزیز احسن،۲۰۱۲ء،کراچی: نعت ریسرچ سینٹر،صفحات ۱۲۸، قیمت:۱۵۰
برائے رابطہ: اے-۱۲، بلاک-۱۳، گلستانِ جوہر، کراچی: ۷۵۲۹۰

''امیدِ طیبہ رسی''، معروف نعت گو شاعر، محقق اور نقاد عزیز احسن (اب ڈاکٹر عزیز احسن) کا یہ تیسرا نعتیہ مجموعہ ہے۔ پہلا نعتیہ مجموعہ ''کرم ونجات کا سلسلہ'' کے نام سے ۲۰۰۵ء میں اور دوسرا نعتیہ مجموعہ ''شہپرِ توفیق'' کے نام سے ۲۰۰۹ء میں شائع ہوا۔

پیشِ نظر مجموعہ حمدیہ، نعتیہ اور منقبتی کلام پر مشتمل ہے۔ جسے نوجوان شاعر اور ادیب جناب منظر عارفی نے مرتب کیا ہے۔ ڈاکٹر عزیز احسن ''جوازِ حرفِ آرزو'' کے عنوان سے اپنی نعتیہ شاعری کے بارے میں لکھتے ہیں:

''میں نعتیہ شاعری کے حوالے سے کچھ فکری نکتے ذہن میں رکھتا ہوں اس لیے بہت کم شاعری کرتا ہوں۔ میری پہلی ترجیح یہ ہوتی ہے کہ شاعری کا متن بننے والا کوئی خیال ''شریعت'' سے متصادم نہ ہو۔ پھر اسلوب میں جس حد تک ادبیت یا شعریت پیدا کی جاسکتی ہے اس کے لیے بھی تھوڑی سی شعوری کوشش کرتا ہوں۔ شاعری ''وہبی'' نعمت ہے۔ یہ کوشش سے کی تو جاسکتی ہے لیکن موزونیت اور اسلوب کی شگفتگی اللہ رب العزت کی تائید اور اس کی عطا کے بغیر ممکن نہیں ہوتی۔ شاعری کی صلاحیت رکھنے کے باوجود ہر شاعر بہت اچھی شاعری کرنے پر قادر نہیں ہوتا کیوں کہ یہ سارا معاملہ واہب العطایا، مالکِ ارض وسماوات کی دَین پر منحصر ہے۔''

امیدِ طیبہ رسی منہ نہ موڑنا مجھ سے
اندھیری رات میں واحد چراغ تو ہے مرا

۱۹۔حرفِ تمنا، عبدالرحمٰن بزمی، ۲۰۱۱ء، لاہور: منشورات، صفحات: ۲۵۶، قیمت ۲۶۰

پیشِ نظر شعری مجموعہ مرحوم عبدالرحمٰن بزمی (۱۹۳۰ء-۲۰۰۵ء) کا ہے۔ بزمی صاحب کی

ولادت افریقہ کے ایک ملک کینیا میں ہوئی اور زندگی کا ایک قابل لحاظ حصہ برطانیہ میں گزرا۔ وہ پیشے کے لحاظ سے ماہرِ تعمیرات (Architect) تھے، لیکن شاعری ان کا شوق اور مطالعۂ مذہب اور زبان وادب ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ کینیا اور پھر برطانیہ میں بھی بزمؔی صاحب متعدد ادبی، فلاحی اور مذہبی اداروں سے وابستہ رہے اور متعدد اداروں کی بنیاد رکھی جن میں اسلامک فاؤنڈیشن نیروبی بہت نمایاں ہے۔ اس کے علاوہ مسلم ایجوکیشنل ٹرسٹ (برطانیہ) کے بانی اراکین میں سے تھے۔ اسلام، پاکستان، علامہ اقبال اور مولانا مودودی ان کی محبت کا مرکز ومحور تھے۔

بزمؔی صاحب نے اپنی پچاس سالہ شاعری کو ایک ڈائری میں جمع کر دیا تھا۔ نومبر ۲۰۰۵ء میں ان کا انتقال ہوا تو یہ ڈائری مسلسل تلاش کے بعد ان کے کاغذات سے تین سال بعد دستیاب ہوئی۔ بزمؔی صاحب کی خواہش کے مطابق اس کی نقل جناب ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کو بھجوائی گئی۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی اور جناب حفیظ الرحمٰن احسنؔ کی کاوشوں سے اس ڈائری نے ایک باقاعدہ مجموعہ کلام کی شکل اختیار کر لی۔ مجموعے کا نام خود بزمؔی صاحب کا تجویز کردہ ہے۔ ابتدا میں ''حرفِ تمنا کا شاعر'' کے عنوان سے حفیظ الرحمٰن احسنؔ نے بزمؔی صاحب کی شاعری پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ بزمؔی صاحب کے کلام کو درجِ ذیل عنوانات کے تحت ترتیب دیا گیا ہے: زمزمۂ نعت، سلام، نذرِ اقبال، پاکستانیت، یک درّہِ دردِ دل (منظومات)، پیرایۂ تغزل، طرحی غزلیں، سلکِ جواہر (شخصیات)، رنگارنگ (متفرق نظمیں)، متفرقات، نغماتِ تہنیت۔

آخر میں بزمؔی صاحب کی ایک نعت بعنوان ''معذرت'' کے چند اشعار ملاحظہ فرمایئے:

بندے سے تو ممکن ہی نہیں اس کی ثنا ہو — وہ ذاتِ گرامی کہ جو ممدوحِ خدا ہو
مقصود اگر یہ ہے کہ اظہارِ وفا ہو — لازم ہے اطاعت کا فریضہ تو ادا ہو

گفتار میں کردار کی ہو جلوہ نمائی
زیبا ہے کہ پھر بندہ کرے نعت سرائی

۲۰۔ وقارِ غزل، وقارؔ مانوی، ۲۰۱۲ء، نئی دہلی: ایم آر پبلی کیشنز، صفحات: ۱۹۲، قیمت: ۲۰۰

وقارؔ مانوی کا شمار اس وقت دلی کے ممتاز بزرگ اور استاد شعرا میں ہوتا ہے۔ ان کا شعری سفر کم و بیش چھ دہائیوں پر محیط ہے۔ اور بقول گوپی چند نارنگ: ''اظہار کی خوش سلیقگی اور نفاست، خیال کی تازگی،

تجربے کی ندرت اور جذبے کی شدت سے ان کی شاعری مالا مال ہے۔"

وقار مانوی کو حضرتِ مانی جائسی سے شرفِ تلمذ حاصل رہا ہے۔ اور اس نسبت پر انہیں اتنا فخر ہے کہ اسے اپنے نام کا جزو بنالیا ہے۔ وقار مانوی کا یہ پانچواں شعری مجموعہ ہے۔ اس سے قبل چار شعری مجموعے "وقارِ سخن" (۱۹۷۸ء)، "وقارِ آگہی" (۱۹۹۱ء)، "وقارِ ہنر" (۱۹۹۸ء)، اور "وقارِ ادب" (۲۰۰۴ء) منظر عام پر آچکے ہیں۔ پیشِ نظر شعری مجموعہ "وقارِ غزل" میں نام کو ملحوظ رکھتے ہوئے غزلیات ہی کو ترجیح دی گئی ہے۔ چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

پہلے یہ غم تھا فہم و فراست کہاں سے لائیں
اب سوچتے ہیں اس کی ضرورت کہاں سے لائیں

وہ ظلمت غم ہے کہ مٹانا نہیں ممکن
گھر پھونک بھی ڈالیں تو اجالا نہیں ممکن

نہ بھر سکے تو نہ بھر جام، کم تو رہنے دے
عطائے خاص کا ساقی بھرم تو رہنے دے

❀

۲۱۔ صبح آنے کو ہے، عشرت رومانی، ۲۰۱۲ء، کراچی: نقش پبلیکیشنز، صفحات: ۳۱۳، قیمت: ۳۰۰
ملنے کا پتہ: بی۔۱۴، رابعہ ڈپلکس، بلاک سی۔۱، اسکیم ۳۳، یونیورسٹی روڈ، کراچی، فون: ۳۴۹۷۷۱۹۳

ہم ہیں پیغامِ صبحِ بہاراں، مگر ہم پہ الزام ہے ہم ہی مصلوب ہیں
دار پہ ہم سجائیں گے یہ زندگی، رات جانے کو ہے، صبح آنے کو ہے

'صبح آنے کو ہے'، معروف شاعر عشرت رومانی کا مجموعۂ کلام ہے، جس کا یہ دوسرا ایڈیشن بعض ترامیم و اضافے کے ساتھ شائع ہوا ہے (پہلا ایڈیشن جولائی ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا تھا) ان کا کہنا ہے کہ اس میں چند نئی نظمیں ہیں جو لمحہ بہ لمحہ تبدیل ہوتی ہوئی زندگی کے پس منظر میں جمالیاتی جذبیت اور تخلیقی معنویت کے احساس و اظہار کی عکاسی کرتی ہیں۔ ان نظموں میں فکری اور نظریاتی مسئلوں کی نشاندہی کے علاوہ تجربوں کا رجحان بھی شامل ہے۔ سید معراج جامی لکھتے ہیں:

''عشرت رومانی کی اردو اور انگریزی نظمیں اپنے اندر آہنگ، غنائیت اور موسیقیت کا بھرپور حسن رکھتی ہیں۔ وہ غزلیں بھی خوب کہتے ہیں، مگر نظمیں زیادہ تر قلم برداشتہ ہوتی ہیں۔''

جناب عشرت رومانی کا خاندانی نام سید محمد عشرت ہے۔ ادبی زندگی کا آغاز شاعری سے کیا۔ پہلی نظم ۱۹۵۸ء میں ''شمع'' دہلی اور پہلی غزل ۱۹۶۰ء میں ماہ نامہ 'ادبِ لطیف' لاہور میں شائع ہوئی تھی۔ گویا گزشتہ پچاس برسوں سے علم و ادب سے وابستگی ہے۔ اور یہ ان کی انفرادیت ہے کہ تین زبانوں اردو، ہندی اور انگریزی میں شاعری کرتے ہیں۔ ایک اچھے نثر نگار بھی ہیں، 'شعورِ عصر' اور 'چند ہم عصر افسانہ نگار'' ان کے مضامین کے مجموعے ہیں، جبکہ 'مقصدی شاعری۔ ایک جائزہ'' کے عنوان سے ان کا تحقیقی کام بھی اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔ پیش نظر مجموعہ کلام میں غزلیات، منظومات گیت، فردیات اور اردو رسم الخط میں ہندی کویتا شامل ہے۔ آخر میں بعض اہلِ قلم کے مضامین و تبصرے اور صاحبِ کتاب کا گوشۂ تصاویر ہے۔ چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

سبھی بے گھر ہیں لیکن مطمئن ہیں
کہ لٹنے کا انھیں اب ڈر نہیں ہے

رفتہ رفتہ بجھ گئیں سب مشعلیں
اس کی یادوں کا دیا جلتا رہا

جو ایک درد کی جھولی تھی، وہ بھی خالی ہے
تمام عمر کی خیرات لے گیا کوئی

❀

۲۲۔ موسم بدل رہا ہے، ماہر اجمیری، ۲۰۱۲ء، میر پور خاص: محمد پبلی کیشن، صفحات: ۲۸۸، قیمت: ۳۰۰
ملنے کا پتہ: مکان نمبر ۸، بلاک ۵۱، سیٹلائٹ ٹاؤن، میر پور خاص، فون: ۰۳۳۳۔۲۹۸۵۳۳۵

اس مجموعے میں نعتوں کے حصے کا نام ''محورِ کائنات''، غزلوں کے گوشے کا نام 'عزتِ رسوائی'، منقبتوں کے حصے کا نام ''نقشِ عقیدت''، اور قومی و ملّی اور متفرق نظموں کے گوشے کا عنوان ''میری محبت میری زمین'' منتخب کیا گیا ہے۔ آخر میں قطعات شامل کیے گئے ہیں۔ ''رہ و رسمِ آشنائی'' کے عنوان سے اہلِ قلم کی

آراء بھی شامل ہیں۔ ماہرؔ اجمیری کا شعری سفر تقریباً نصف صدی پر محیط ہے۔ نا مساعد حالات اور معاشی حالات کے باعث نامکمل تعلیم کے باجود دامنِ علم و ادب کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اپنی وہبی اور کسبی صلاحیتوں کے بل بوتے پر ماہرؔ اجمیری نے حمد، نعت، منقبت، غزل، قطعات، قومی و ملّی موضوعات اور مختلف شخصیات پر خوب صورت نظمیں تخلیق کی ہیں۔ ان کا ایک اہم حوالہ نعت گوئی بھی ہے:

آسائشِ جہاں کی طلب ہے نہ خلد کی
شہرِ نبی کے شام و سحر مانگتا ہوں میں

میرے آقا جسے قدموں میں جگہ دیتے ہیں
اس کے قدموں میں زمانے کو جھکا دیتے ہیں

ماہرؔ اجمیری صاحب کا خاندانی نام محمد حسین شیخ ہے۔ آٹھ برس کی عمر میں اپنے خاندان کے ساتھ بے سروسامانی کے عالم میں ہجرت کر کے اس پاک سرزمین پر قدم رکھا اور نیوٹاؤن میر پور خاص کی جھونپڑیوں میں پناہ گزیں ہوئے۔ اپنے چھوڑے ہوئے لوگوں کا غم، مال و اسباب لٹنے کا دکھ اور ہجرت کے مصائب جہاں ان کی آنکھوں کو نم کر دیتے ہیں وہیں آزادی کا احساس انہیں سرشار رکھتا ہے۔ جس کی جھلک ان کی شاعری میں بھی نظر آتی ہے اور ان کی امید کو قائم رکھے ہوئے ہے:

منظر اداسیوں کے اب اختتام پر ہیں
محرومیوں کا عالم خوشیوں میں ڈھل رہا ہے
ماہرؔ وطن میں شاید آمد ہے فصلِ گل کی
سب لوگ کہہ رہے ہیں موسم بدل رہا ہے

❀

۲۳۔ ضربِ قلم، ڈاکٹر رفیع الدین صدیقی، ۲۰۱۱ء، آزاد کشمیر: ادارہ مطالعاتِ ممالک اسلامیہ میر پور، صفحات: ۲۷۲، قیمت: ۳۰۰
برائے رابطہ: بیت الرضیٰ E/14، کوٹ ادو، مظفر گڑھ، ۰۳۳۳۔۵۳۴۴۹۸۰

❀

۲۴۔ نو نیاز، ڈاکٹر رفیع الدین صدیقی ، ۲۰۱۱ء، آزاد کشمیر، ادارہ مطالعاتِ ممالک اسلامیہ میر پور، صفحات:۲۳۶

ڈاکٹر رفیع الدین احمد صدیقی گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن افضل پور میر پور میں آزاد جموں و کشمیر اور پاکستان بھر سے آنے والے ٹرینی اساتذہ کو زیورِ تعلیم و تربیت سے آراستہ کرنے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صدیقی ایک دردمند سچے مسلمان، قابلِ قدر محبِ وطن ہونے کے ساتھ ساتھ ایک معلم، محقق، ادیب، شاعر، کالم نگار اور ماہرِ نشریات بھی ہیں۔ آپ نے شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی سے پروفیسر ڈاکٹر نثار احمد صاحب کی زیرِ نگرانی ''وسط ایشیا میں فقہ حنفی کا ارتقاء'' کے موضوع پر پی ایچ۔ ڈی کیا ہے۔ یہ مقالہ بھی کتابی صورت میں شائع ہو کر اہلِ علم سے دادِ تحقیق وصول کر چکا ہے۔

''ضربِ قلم''، پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین احمد صدیقی کے ان کالمز کا مجموعہ ہے جو روزنامہ ''نوائے وقت'' راولپنڈی/ اسلام آباد میں گذشتہ تین برسوں میں شائع ہوتے رہے۔ اس کتاب میں اڑتالیس مضامین و مقالات اور نو منظومات جن میں ایک قطعہ اور دو نعتیں بھی شامل ہیں، پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں نصف کے قریب مضامین میں کہانی کا انداز اختیار کیا گیا ہے۔ ان مضامین میں عالمِ اسلام پر امریکہ اور اس کے نصرانی و یہودی اتحادیوں کی یلغار، مجاہدین کی مزاحمت، پسماندگی و جہالت، فکری جمود اور نااہل اور کرپشن میں ڈوبے ہوئے حکمرانوں کو موضوع بنایا گیا ہے۔ ان مضامین میں قرآنی دلائل و براہین اور تاریخی شعور نمایاں ہے۔ کتاب کا انتساب ڈاکٹر صاحب نے اپنے شہید بیٹے ڈاکٹر محمد حذیفہ صدیقی اور تمام شہداء کے نام کیا ہے۔

''نو نیاز''، ڈاکٹر صدیقی کا شعری مجموعۂ کلام ہے۔ کتاب کا نام علامہ اقبال کے اس شعر سے اخذ کیا گیا ہے:

میں نو نیاز ہوں مجھ سے حجاب ہی اولیٰ
کہ دِل سے بڑھ کے ہے میری نگاہ بے قابو

ڈاکٹر عاصی کرنالی لکھتے ہیں:

''ڈاکٹر صاحب کی غزلیں مروجہ روایتی غزلیہ افکار و مضامین سے پاک اور سستی اور رکیک جذباتیت سے محفوظ و مامون ہیں۔ ان کے یہاں عشق 'وصل' سے زیادہ 'ہجر' سے عبارت ہے اور وہ اپنے ذہن و

دل کو ''نشاطِ ہجر'' سے سرشار رکھتے ہیں۔ اگر کہیں وصل وقرب کا ارمان ہے تو اس میں بھی احتیاط بلکہ پاک دامنی کا رجحان ہے۔ نظمیں ان اہم موضوعات پر ہیں جو عصرِ حاضر کے مسائل ومقتضیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ عالمی مسائل، امتِ مسلمہ کے مسائل اور پاکستان کے قومی وملکی مسائل، ان نوع بہ نوع مسائل میں جو قابل ذکر امور ہیں وہ ڈاکٹر صاحب کی نظموں میں موجود ہیں۔''

نمونۂ کلام ملاحظہ کیجیے:

اوپر فصیلِ شہر کے سارے نشانہ باز
نیچے فصیلِ شہر کے ہر راہ بند ہے

برگ کی موت شجر کو نئی کونپل دے گی
مر کے جی اٹھنے کو ہیں خاک میں غلطاں پتے

❁

۲۵۔ نذرِ سلیم، ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی، ۲۰۱۲ء، علی گڑھ: شعبہ عربی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، صفحات: ۳۵۴ قیمت: ۵۰۰

ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی، شعبۂ عربی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (انڈیا) میں استاد اور تقریباً دو درجن کتب کے مصنف ومولف ہیں۔ قرآنیات اور عربی زبان وادب میں آپ کو تخصص حاصل ہے۔ پیشِ نظر کتاب ڈاکٹر اصلاحی کی مصنفہ ومرتبہ ہے۔ جسے انہوں نے جناب عبدالوہاب خان سلیم کی نذر کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

''عبدالوہاب خان سلیم نہ تو دانشور ہیں اور نہ ہی حکیم وعبقری، اس کے باوجود خاں صاحب دانشوروں، حکماء اور عباقر کے چہیتے۔ مشفق خواجہ، جمیل جالبی، داؤد رہبر، صدیق جاوید، رفیع الدین ہاشمی، انتظار حسین، محمد ذاکر علی خاں، نگار سجاد ظہیر، رشید حسن خاں، اسلوب احمد انصاری، مختار الدین احمد، کبیر احمد جائسی، پروفیسر اسلم، مولانا ضیاء الدین اصلاحی، افتخار عالم، اصغر عباس اور ابوالکلام قاسمی وغیرہ سے دیرینہ تعلقات، علماء، ادباء، ناقدین اور شعراء کے مکاتیب میں خاں صاحب کے اوصاف وامتیازات کا ذکر کثیر، انتظار حسین نے بھی انگریزی میں خاں صاحب کی سراپا پیمائی کی ہے۔ سیکڑوں

ایسی کتابیں ہوں گی جن کا انتساب عبدالوہاب خاں سلیم کے نام یا مقدمات تصانیف میں خاں صاحب کے صفاتِ مستودہ پر اظہارِ خیال، بیشمار ایسی مطبوعات ہوں گی جو خاں صاحب کے صرفے سے قارئین کے لیے تازہ سامان سفر بن سکیں۔ بہت سے ایسے گھرانے ہیں جو مشعلِ سلیم سے روشن ہیں، بہت سے ایسے کتب خانے ہیں جن کے مصادر و مراجع کے ازدیاد کے پیچھے خان صاحب کی معارف پروری کارفرما ہے۔ ارباب علم وفضل کی لائبریریز آپ کی کرم فرمائیوں سے مملو ہیں اور کتنے مفلوک الحال بندوں کی شادیاں رچانے میں پیشوائی کی ہے۔ خاں صاحب کے انہی عادات واطوار نے راقم السطور کو ''نذرِ سلیم'' کی ترتیب وتہذیب پر مجبور کیا۔''

یہاں یہ تذکرہ بھی مناسب ہوگا کہ شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی میں ''گوشۂ عبدالوہاب خاں سلیم'' آپ کی علم پروری کا مظہر ہے جس سے اساتذہ وطلباء اپنے تحقیقی کاموں کے سلسلے میں استفادہ کرتے ہیں۔

کتاب میں بالترتیب درجِ ذیل مضامین ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی کے تحریر کردہ ہیں: عبدالوہاب خان سلیم، قرآن کریم کا لسانی اعجاز، اردو اسلوب بیان اور مولانا امین احسن اصلاحی، مولانا ضیاء الدین اصلاحی اور مجلّہ ''الاصلاح۔ ایک تعارف''، مولانا ابوالکلام آزاد: تنقیدی جائزہ، ذاکر علی گڑھ، اداس شہر غزل ہے کہ شہر یار گیا، شہریار، حضرت علیؓ کی نعت گوئی، مکاتیب عبدالوہاب خاں سلیم، تحقیق، خطہ اور تحقیقی مقالہ: ترتیب وتجاویز، مکاتیب مشاہیر دارالمصنفین۔ جبکہ دیگر مضامین میں ابوالکلام آزاد کی خطابت از پروفیسر ریاض الرحمٰن شروانی، اپنے مذاق طرب آگیں کا شکار از پروفیسر کبیر احمد جائسی اور ''ماذا خسر العالم'' کا مطالعہ کلامِ اقبال کی روشنی میں از ڈاکٹر نذیر احمد عبدالمجید شامل ہیں۔

❋

۲۶۔ ابنِ صفی، راشد اشرف، ۲۰۱۲ء، کراچی: بزمِ تخلیقِ ادب، صفحات: ۳۶۸، قیمت: ۵۰۰

برائے رابطہ: zest70pk@gmail.com

ابن صفی کو برصغیر کے کس شخص نے نہیں پڑھا، پڑھنے والوں نے ایک بار نہیں بار بار پڑھا ہے۔ جاسوسی دنیا اور عمران سیریز اردو پڑھنے اور بولنے والے ہر آدمی کے لیے جانے پہچانے کتابی سلسلے ہیں۔ فریدی، حمید، عمران، قاسم، سر سلطان، ایکس ٹو، صفدر، تنویر، جولیانا فٹز واٹر، جوزف اور سلیمان جیسے لازوال